احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 2 اکتوبر 2004ء 16 شعبان 1425 ہجری - 2 اخاء 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 223

قریب بیٹھا کرو

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الدنومن الامام حدیث نمبر:934)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بھائیو۔ آپ خوب جانتے ہو کہ جمعہ......... صرف ایک عید کا ہی دن نہیں بلکہ وہ تجدید احکام دین کا بھی ایک خاص روز ہے جس میں......... کانوں میں......... پاک وصایا تازہ طور پر پڑتی ہیں۔ اور بھولے ہوئے مسائل نئے سرے سے یاد دلائے جاتے ہیں۔ اس دن میں ہر ایک......... پر فرض ہے کہ......... حاضر ہو اور دینی وصایا کو سنے۔ اور اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اپنی معلومات کو بڑھاوے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اس نحوست سے کہ ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی بہت سی......... ویران نظر آتی ہیں۔ چونکہ جمعہ......... کے لئے دو قسم کے غسل کا دن ہے۔ ایک جسم کا غسل جس کے بعد سفید پوشاک پہنی جاتی ہے اور ایک دل کا غسل یعنی توبہ اور استغفار جس کے بعد لباس التقویٰ پہنایا جاتا ہے اس لئے جمعہ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اخلاص اور سچی ایمانداری سے جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا رہے اور ہدایتوں کو سنتا رہے اور گھر میں توبہ نصوح کا تحفہ ساتھ لاتا رہے اس کو دوسرے دنوں میں بھی نماز کی توفیق دی جاتی ہے اور جمعیت باطنی اس کو عطا کی جاتی ہے جس کی طرف جمعہ کے لفظ میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے۔ علاوہ اس کے اس سے مومنوں کا تعارف بڑھتا ہے۔ بعض کا بعض پر اثر پڑتا ہے۔ نیک اخلاق میں ایک شخص دوسرے کا وارث بن جاتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں خاص طور پر جمعہ کے لئے تاکید کی ہے۔ بلکہ سورۃ کا نام بھی سورہ جمعہ رکھ دیا ہے۔ اور احادیث میں جمعہ کے ترک کرنے میں سخت وعید بھی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 220)

جمعہ کا دن......... کے لئے مذہبی عبادات اور دینی فرائض کے ادا کرنے کے لحاظ سے بعینہٖ ایسا ہے جیسا کہ اتوار عیسائیوں اور ہندوؤں کے لئے۔ (۔) صرف یہی بات نہیں کہ جمعہ کا دن......... بعض خاص عبادات اور رسوم کی بجا آوری کے لئے مقرر ہے۔ بلکہ اس کے ترک کرنے کی حالت میں قرآن شریف اور احادیث میں سخت وعید ہے۔ لہٰذا مذہبی حیثیت سے جمعہ ترک کرنے میں ہر ایک......... دیندار اپنے تئیں ایک گناہ عظیم کا مرتکب خیال کرتا ہے (۔)

اگرچہ بہت اہم کام اس میں عبادات کا خاص طور پر ادا کرنا اور......... ہدایات کو اپنے علماء سے سننا ہے۔ لیکن اور کئی رسوم مذہبی بھی اسی دن میں ادا ہوتی ہیں۔ اور خدا نے ہمیں قرآن میں اس دن کے التزام کی اس قدر تاکید کی ہے کہ خاص اسی کے التزام کے لئے ایک سورت قرآن میں ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور حکم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کے لئے......... حاضر ہو جاؤ۔ سو ہر یک دیندار کو یہی غم ہے کہ ہم ہمیشہ کے لئے خدا کے نافرمان نہ ٹھیریں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 ص 223 تا 226)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
"اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔" (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

یوم تحریک جدید

8 اکتوبر 2004ء کو منایا جائے

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" 8 اکتوبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقعہ پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔ 2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ 3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ 4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ 5۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کریں۔ 6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔ 7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔ 8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 8 اکتوبر کو "یوم تحریک جدید" نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "یوم تحریک جدید" منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 316)

حکمت و موعظہ سے مرصّع

دعوت الی اللہ کا عارفانہ نمونہ

یکم اکتوبر 1898ء کو بطل احمدیت حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی نے حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب پلیڈر (والد معظم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) کے نام ایک عارفانہ مراسلہ لکھا، جسے حضرت اقدس نے اپنے رسالہ "ضرورۃ الامام" میں جلی عنوان کے ساتھ شامل فرمایا۔

حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب بچپن ہی سے ایک صاف گو، جری اور قابل فخر طالب علم سمجھے جاتے تھے۔ آپ نے مختاری اور وکالت دونوں امتحانوں میں اول پوزیشن حاصل کی اور چاندی اور سونے کے تمغے انعام میں پائے۔ آپ ابتدا ہی سے نیکی اور پارسائی کے پیکر تھے اور باوجود احمدیت سے منسلک نہ ہونے کے "الحکم" منگواتے۔ سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر زیر مطالعہ رکھتے۔ اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کے پر معارف درس قرآن کے تو عاشق تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے گورداسپور میں پہلی بار حضرت امام ہمام کا نورانی چہرہ دیکھا پھر حضور کے سفر سیالکوٹ کے دوران اکتوبر 1904ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جس نے آپ کے اندر ایک برقی انقلاب برپا کر ڈالا اور آپ قادیان کے آسمان سے طلوع ہونے والے بدر کامل سے ایسے منور ہوئے کہ اپنی قابل فخر اولاد اور تاریخی خاندان کو بھی مینارۂ نور بنا دیا۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

اس تمہید کے بعد حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کا پر معرفت، پر اثر اور انقلاب آفریں مکتوب ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

"آج میرے دل میں پھر تحریک ہوئی ہے کہ کچھ درد دل کی کہانی آپ کو سناؤں۔ ممکن ہے کہ آپ بھی میرے ہمدرد بن جائیں۔ اتنی مدت کے بعد یہ تحریک خالی از مصالح نہ ہوگی۔ محرک قلوب اپنے بندوں کو عبث کام کی ترغیب نہیں دیا کرتا۔

چوہدری صاحب! میں بھی ابن آدم ہوں۔ ضعیف عورت کے پیٹ سے نکلا ہوں۔ ضرور ہے انسانی کمزوری، تعلقات کی کششیں اور دقت مجھ میں بھی ہو۔ بطن عورت سے نکلا ہوا اگر اور عوارض اسے چمٹ نہ جائیں تو سنگدل نہیں ہوسکتا ہے۔ میری ماں بڑی رقیق قلب والی بڑھیا دائم المرض موجود ہے۔ میرا باپ بھی ہے۔ (اللّٰھم عافہ وَوالدہ ووفقہ لِلحسنیٰ) میرے عزیز اور نہایت ہی عزیز بھائی بھی ہیں اور تعلقات بھی ہیں تو پھر کیا میں پتھر کا کلیجہ رکھتا ہوں جو مہینوں گزر گئے یہاں دھونی رمائے بیٹھا ہوں۔ یا کیا میں سودائی ہوں اور میرے حواس میں خلل ہے۔ یا کیا میں مقلد کور باطن اور علوم حقہ سے نابلد محض ہوں یا کیا میں فاسقانہ زندگی بسر کرنے میں اپنے کنبہ اور محلہ اور اپنے شہر میں مشہور ہوں۔ یا کیا میں مفلس نادار پیٹ کی غرض سے نت نئے بہروپ بدلنے والا قلاش ہوں۔ یعلم اللّٰہ والملائکۃ یشھدون۔ کہ میں بحمداللہ ان سب معائب سے بری ہوں۔ ولا ازکی نفسی ولکن اللّٰہ یزکی من یشاء۔

تو پھر کس بات نے مجھ میں ایسی استقامت پیدا کر رکھی ہے جو ان سب تعلقات پر غالب آ گئی ہے۔ بہت صاف بات اور ایک ہی لفظ میں ختم ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہے امام زمان کی شناخت۔ اللہ اللہ یہ کیا بات ہے جس میں ایسی زبردست قدرت ہے جو سارے ہی سلسلوں کو توڑ تاڑ دیتی ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں میں بقدر استطاعت کے کتاب اللہ کے معارف و اسرار سے بہرہ مند ہوں اور اپنے گھر میں کتاب اللہ کے پڑھنے اور پڑھانے کے سوا مجھے اور کوئی شغل نہیں ہوتا۔ پھر میں یہاں کیا سیکھتا ہوں۔ کیا وہ گھر میں پڑھنا اور ایک معتد بہ جماعت میں مشارالیہ اور مطمح انظار بننا میری روح یا میرے نفس کے بہلانے کو کافی نہیں۔ ہرگز نہیں۔ واللہ ثم تاللہ ہرگز نہیں۔ میں **قرآن کریم پڑھتا لوگوں کو سناتا۔ جمعہ میں ممبر پر کھڑا ہو کر بڑے پر اثر اخلاقی وعظیں کرتا اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتا اور نواہی سے بچنے کی تاکیدیں کرتا مگر میرا نفس ہمیشہ مجھے اندر اندر ملامتیں کرتا کہ..... میں دوسروں کو رولاتا پر خود نہ روتا اوروں کو نا کردنی اور ناگفتنی امور سے ہٹاتا پر خود نہ ہٹتا۔** چونکہ معتمد ریاکار اور خود غرض مکار نہ تھا اور حقیقۃً حصول جاہ و دنیا میرا قبلہ ہمت نہ تھا۔ میرے دل میں جب ذرا تنہا ہوتا ہجوم کر کے یہ خیالات آتے مگر چونکہ اپنی اصلاح کے لئے کوئی راہ ورد بے نظر نہ آتا اور ایمان ایسے چھوٹے خشک عملوں پر قانع ہونے کی اجازت بھی نہ دیتا۔ آخر ان کشاکشوں سے ضعف دل کے سخت مرض میں گرفتار ہو گیا۔ بارہا مصمم ارادہ کیا کہ پڑھنا پڑھانا اور وعظ کرنا قطعاً چھوڑ دوں۔ پھر لپک لپک کر اخلاق کی کتابوں، تصوف کی کتابوں اور تفاسیر کو پڑھتا۔ احیاء العلوم اور عوارف المعارف اور فتوحات مکیہ ہر چہار جلد اور اور کثیر کتابیں اسی غرض سے پڑھیں اور بتوجہ پڑھیں اور

(باقی صفحہ 8 پر)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم رشید احمد ضیاء صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم عبدالاعلیٰ رشید صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 ستمبر 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام قندیل احمد تجویز ہوا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں چک نمبر 33 دھاسوالی کی نواسی ہے۔

اسی طرح میرے بیٹے مکرم عطاء الرؤف صاحب رشید انسپکٹر مال کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 ستمبر 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام آصفہ کومل عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری سعید احمد صاحب چک نمبر 79 نواں کوٹ شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں دونوں بچیاں نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہوں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی ضلع خوشاب لکھتے ہیں۔ مکرم بابا محمد امین ملنگ صاحب خادم بیت الذکر خوشاب بقضائے الٰہی مورخہ 16 ستمبر 2004ء کو خوشاب شہر میں وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ خوشاب شہر نے محلہ آہیرانوالہ میں پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف سوشیالوجی نے ایم اے سوشیالوجی اور ماسٹران پاپولیشن سائنس میں داخلے کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 اکتوبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 26 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، فیصل آباد کیمپس نے ان امیدواروں کیلئے گریجوایٹ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے جنہوں نے 25 جولائی 2004ء کو انٹری ٹیسٹ میں شمولیت کی تھی۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 اکتوبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 30 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم طارق محمود صاحب دارالفضل غربی۔ ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پانچ بیٹیوں کے بعد مورخہ 19 ستمبر 2004ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "شرجیل احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منظور احمد صاحب دارالفضل غربی کا پوتا اور مکرم رشید احمد صاحب کارکن دارالضیافت کا نواسہ ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کے نیک، صالح، خادم دین اور صحت مند لمبی زندگی کیلئے درخواست دعا ہے۔

شکریہ احباب

مکرمہ رفیقہ صدیق صاحبہ لکھتی ہیں۔ میرے والد مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب ڈرائیور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی وفات پر پاکستان اور بیرون ملک سے بہت سے احباب نے بذریعہ خط، فون اور فیکس ہمارے والد صاحب کی وفات پر تعزیت کی۔ اسی طرح میری ہمشیرہ مکرمہ مبشرہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ بیلجیم اور مکرم احمد طاہر صاحب مقیم لندن کے ساتھ بھی تعزیت کی۔ ہم تمام احباب کا بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریب آمین

مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ مجلس انصاراللہ پاکستان لکھتے ہیں کہ مورخہ 13 ستمبر 2004ء کو خاکسار کی بیٹی آصفہ میمونہ صاحبہ بعمر 6 سال کے قرآن کریم ناظرہ مکمل ہونے پر دارالصدر جنوبی میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس کی مہمان خصوصی مکرمہ اہلیہ صاحبہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھیں انہوں نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ بچی کو دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

گورنمنٹ ٹریننگ کالج فار دی ٹیچرز آف بلائنڈ نے ایم ایڈ سیشن 05-2004ء میں داخلے کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 اکتوبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 29 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے صاحبزادے

حضرت پیر منظور محمد صاحب کی سیرت کے بعض روشن حصے

مکرم سفیر احمد قریشی صاحب

﴿قسط اول﴾

لدھیانہ کے علاقہ کی دنیا کی مشہور ومعروف ہستی پیرزادہ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے ایک صاحبزادے حضرت پیر منظور محمدؓ صاحب کی ولادت 1288 ہجری بمطابق 1871ء کو لدھیانہ میں ہوئی۔ آپ کی پرورش گو ناز ونعم میں ہوئی لیکن آپ کی تربیت روحانی ماحول میں ہوئی اور آپ کی عادات و اطوار تقویٰ شعاری اختیار کرتے ہوئے پروان چڑھیں۔ آپ نے ابتداء شعور سے ہی احکامات الٰہیہ و نبویہ اور تعلیمات دینیہ پر عمل پیرا ہو کر باعمل زندگی کی توفیق پائی۔

اس امر کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے ابھی بچپن کی عمر سے تجاوز نہ کیا تھا کہ آپ کے والد محترم نے آپ سے چودہ سال کی عمر میں دریافت فرمایا کہ میاں کس کام کو سیکھنے کا شوق ہے اور طبیعت کس کام کو پسند کرتی ہے؟ اس معصوم وپارسا متقی نے نہایت ہی مختصر الفاظ میں اپنے والد صاحب سے عرض کی ”مثل شما“ یعنی میں آپ جیسا بنوں گا اور کسی کام کا شوق نہیں۔

حضرت منشی صوفی احمد جان صاحب نے اپنے فرزند کے اس جواب کو سن کر ان کی استعدادوں، صلاحیتوں، قابلیتوں اور قوتوں کو جلا بخشنے کے لئے اپنے قرب میں رکھنے کا ارادہ فرمایا اور ایسا لائحہ عمل تجویز فرمایا کہ آپ کے شب وروز اس طرح مصرف میں لائے جائیں کہ انہیں اس کوچہ کے آداب واحترام احکام ونواہی از بر ہو جائیں جو اولیاء اللہ کا خاصہ ہوتے ہیں۔

چنانچہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود صحبت صالحین کی ایسی نشست کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

”ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود مع اہل خانہ دہلی سے قادیان تشریف لا رہے تھے۔ حضور نے میرے والد صاحب کو اپنی آمد کی اطلاع دی۔ حضرت والد صاحب خاکسار کو لے کر وقت مقررہ پر لدھیانہ اسٹیشن پر پہنچے اور پھلور تک کے لئے دو ٹکٹ خریدے۔ جب گاڑی اسٹیشن پر رکی تو محترم والد صاحب اس عاجز کو لے کر اسی کمرے میں بیٹھ گئے جس میں حضور تشریف فرما تھے۔ پھلور تک اللہ کے محبوب و پیارے دونوں بزرگ باتیں کرتے رہے اور یہ عاجز ان دونوں کی پیار بھری گفتگو سے مستفید ہوتا رہا۔“

(خودنوشت حالات زندگی غیر مطبوعہ)

یاد رہے کہ یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے کہ جبکہ ابھی حضور نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور حضرت صوفی احمد جان صاحب اپنے پیش رو سید امام علی شاہ بمقام رتر چھتر کے خاص حلقۂ ارادت میں تھے۔ ان کے بعد آپ کو خلافت عطا ہو چکی تھی اور سید امام علی شاہ صاحب کے تمام مرید اب حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مرید تھے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب تربیت کا ایک اور واقعہ تحریر فرماتے ہیں۔ اس واقعہ میں آپ کے والد محترم نے توکل کے مقام کو آپ کے ذہن نشین کروایا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

”ایک دفعہ میرے ہم جماعت نے جب میں مڈل سکول میں پڑھتا تھا مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والد صاحب کے خرچ کی کیا صورت ہے۔ میں نے کہا میں پوچھ کر بتلاؤں گا۔ مدرسہ سے چھٹی ہونے پر میں گھر آیا اور والد صاحب کو اس لڑکے کی بات بتلائی۔ آپ نے فرمایا اسے کہہ دو کہ ”ہماری پنشن ہے“ میں نے دوسرے دن لڑکے کو یہی کہہ دیا۔ وہ خاموش رہا“۔

حضرت پیر صاحب فرماتے ہیں:۔

”والد صاحب کے اس کہنے سے مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بمقام رتر چھتر میں سید امام علی شاہ کی شاگردی میں سات برس خدا کا کام کیا۔ اب خدا تعالیٰ نے ہماری پنشن کردی ہے۔ خلافت عطا ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اب خدا تعالیٰ خود اپنے پاس سے ہمارا خرچ دیتا رہے گا۔ کسی تجارت یا ملازمت یا صنعت و حرفت کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے...... جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم وگمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔“

(ملفوظات جلد اول ص 8)

حضرت پیر صاحب فرماتے ہیں:۔

”والد صاحب کی نہ کوئی زمین تھی نہ تجارت نہ ملازمت وغیرہ مگر گھر کا اور لنگر خانہ کا خرچ نہایت فراخ طور پر چلتا تھا۔ علاوہ نقدی کے پھل ثمرات وغیرہ خشک بھی گھر میں موجود رہتے۔ ایک تحصیلدار صاحب جو مرید تھے ہمیشہ دو راس بھینسیں دودھ کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔ جس بھینس کا دودھ خشک ہو جاتا تھا اسے واپس منگوا کر اس کی جگہ دودھ والی بھینس بھیج دیا کرتے تھے۔ میں ہر وقت خالص گھی دودھ پیتا اور میوے کھایا کرتا تھا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد بھی خدا تعالیٰ ان کی اولاد کا متولی ہے جیسا کہ اس نے فرمایا وھو یتولی الصالحین۔

(خودنوشت حالات زندگی)

حضرت صوفی احمد جان صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے ساتھ گہرا ذہنی وقلبی لگاؤ رکھتے تھے اور ہمیشہ نہایت ادب واحترام وعزت سے پیش آتے۔ اسی بناء پر آپ کی ساری اولاد حضرت اقدس کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق رکھتی تھی۔ آپ کے دعاوی کو سچا جانتے، سمجھتے اور مانتے تھے۔ حضور نے بیعت کا اذن ہونے پر آپ ہی کے گھر لدھیانہ سے بیعت لینے کا آغاز کیا۔ حضرت پیر منظور محمد صاحب کی اس کثرت سے حضرت اقدس سے ملاقاتیں اور زیارتیں ہوتی تھیں کہ انہیں خیال ہی نہ آیا کہ ظاہری طور پر بھی بیعت کرنا ضروری امر ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت پیر صاحب فرماتے ہیں:۔

”کشمیر کے قیام کے دوران 1891ء میں میں نے کتاب ”آسمانی فیصلہ“ پڑھی تو مجھے خیال آیا کہ والد صاحب حضور کے معتقد، سارا خاندان معتقد اور میں خود معتقد لیکن اب تک ظاہری بیعت ہی نہیں کی۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب (جو کہ اس وقت کشمیر میں ہی بسلسلہ ملازمت مقیم تھے) سے عرض کی کہ کل میں بیعت کرنے کے لئے جاتا ہوں اتوار کی چھٹی ہے۔ فوراً اٹھا لاہور پہنچا میرے ساتھ جموں سے ایک اور دوست جن کا نام حافظ الٰہی بخش تھا، بیعت کرنے کے لئے جموں سے لاہور آئے۔ ان ایام میں حضرت اقدس لاہور میں غالباً صدرانی صاحب شیعہ رئیس لاہور کے مکان میں فروکش تھے۔ میں نے اندر کہلا بھیجا کہ میں بیعت کے لئے آیا ہوں، صرف اتوار کی تعطیل ہے اور کوئی رخصت نہیں لی ہوئی۔ واپس جانا ہے اس وقت حضور ہر شخص کی اکیلے بیعت لیا کرتے تھے۔ اتوار کی صبح نماز کے بعد روشنی ہو چکی تھی کہ مجھے بیعت کے لئے بلایا۔ بیعت لینے کے بعد دعا کی بعد ازاں فرمایا کہ

”آپ کے والد صاحب جس رستہ پر تھے وہ صحیح رستہ تھا اس پر قائم رہو۔ (خودنوشت حالات زندگی)

گویا آپ کی خواہش خدا کے حضور مقبول ہوئی کہ جب آپ کے والد صاحب نے پوچھا تھا کہ طبیعت کس کام کو پسند کرتی ہے تو آپ نے معصومیت سے جواب دیا کہ ”مثل شما“ یعنی میں آپ جیسا بنوں گا اور کسی کام کا شوق نہیں۔ چنانچہ بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح موعود نے بھی آپ کو یہی نصیحت فرمائی کہ ”اپنے والد صاحب کے رستہ پر قائم رہو۔“

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب آپ کے خاندان اور آپ کی زندگی جس ماحول میں پروان چڑھی اس بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”انہوں نے (حضرت پیر منظور محمد صاحب) جس فضا اور ماحول میں جنم لیا اور پروان چڑھے وہ اللہ والوں کا خاندان تھا اور تصوف میں مشہور تھا۔ اس لئے ان پر تصوف غالب تھا۔ ایک وقت انہوں نے ترک دنیا پر ایک کتاب لکھی تھی۔ اس میں حضرت مسیح موعود کے ملفوظات اس خصوص میں جمع کئے تھے۔ اس لئے ان کی زندگی ایک ایسا رنگ رکھتی تھی کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے اس میں نہ تھے۔ ان کا عمل اس پر تھا کن فی الدنیا کانک غریب۔

(الفضل 21 جولائی 1950ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت پیر صاحب کے مزاج میں تصوف بہت غالب تھا مگر اس کے ساتھ زندہ دلی بھی بہت تھی اور حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے۔

(الفضل 23 جون 1950ء)

حضرت صوفی احمد جان مرحوم کی تمام اولاد حضرت مسیح موعود سے جہاں بے انتہا عقیدت واحترام رکھتی تھی وہاں حضرت مسیح موعود بھی ان بچوں سے نہایت محبت وپیار والفت واخوت کا سلوک فرمایا کرتے تھے اور اپنی خوشیوں کی تقاریب کے مواقع پر یاد رکھتے تھے چنانچہ صاحبزادہ بشیر اول کی پیدائش کے موقعہ پر اگست 1887ء میں تقریب عقیقہ کا پروگرام بنا تو اس تقریب میں حضرت منشی صاحب کی اولاد کو بھی دعوت نامہ بھجوایا۔ لدھیانہ سے علاوہ دیگر رفقاء کے حضرت پیر افتخار احمد صاحب اور حضرت پیر منظور محمد صاحب اس تقریب سعید میں شمولیت کے لئے قادیان پہنچے اور حضور سے ملاقات کے لئے بیت الفکر میں کھڑے ہو کر حضور کی آمد اور ملاقات کا انتظار کرنے لگے۔ حضور

تشریف لائے تو پیر افتخار احمد صاحب نے پیر منظور محمد صاحب کو آگے کیا اور عرض کیا کہ یہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔ تو حضور نے پیر صاحب کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب اس شرف و اعزاز اور عزت کی روئداد بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''ہم سب لوگ تین دن قادیان میں رہے اور جب واپس روانہ ہوئے تو حضرت مسیح موعود نے احباب کے لئے ایک دیگ پلاؤ کی ایک یکہ میں رکھوا دی۔ اس یکہ میں صرف میر عباس علی صاحب سوار تھے باقی ہم سب لوگ پیدل تھے چونکہ تینوں دن بارش ہوتی رہی اس لئے قادیان سے بٹالہ تک رستہ میں پانی تھا۔ جس میں سے گزر کر ہمیں جانا پڑا۔ رستہ خراب ہونے کی وجہ سے یکہ ایک مرتبہ الٹ بھی گیا۔ لیکن دیگ کا منہ بند ہونے کے باعث دیگ کے چاول بچ گئے اور میر عباس علی صاحب کو کوئی چوٹ نہ آئی اور وہ بھی محفوظ رہے۔ بٹالہ اسٹیشن پر ہم سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور دیگ واپس قادیان بھجوادی۔

(خودنوشت حالات زندگی غیر مطبوعہ)

قادیان میں آپ کی آمد 1895ء میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے ارشاد پر ہوئی۔ آپ حسب ارشاد لدھیانہ سے قادیان تشریف لے آئے۔ قادیان آمد پر حضرت مسیح موعود نے آپ کو دارالمسیح کے ایک کمرہ میں رہائش کے لئے جگہ عنایت فرمائی آپ کے اہل خانہ آپ کے ساتھ تھے یہ کمرہ ڈونگے دالان کے نام سے موسوم تھا۔ آپ کو یہ جگہ اس لئے بھی عنایت کی گئی کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب بھی اسی کمرہ سے ملحقہ کمروں میں رہائش پذیر تھے۔ جب حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے اپنا مکان تعمیر کرایا تو پھر وہاں تشریف لے گئے۔ لیکن حضرت پیر صاحب دارالمسیح میں ہی قیام فرمارہے۔

دارالمسیح میں قیام کے دوران حضرت پیر صاحب نے یہ امر نمایاں طور پر محسوس کیا کہ حضور کو اپنی کتب کی کتابت میں کس قدر مشکلات ہیں اور کاتب حضرات اپنے بے جا مطالبات کے ذریعہ حضور کو کتنا پریشان کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس احساس کے پیش نظر کتابت کی مشق شروع کردی۔ اور بہت کم عرصہ میں خوشخط لکھنا شروع کردیا اور بہترین لکھائی کی وجہ سے ایک نئے رسم الخط کے موجد ہوگئے۔ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم رقمطراز ہیں:۔

''حضرت پیر صاحب کو کتابت سیکھنے کا خیال اس وجہ سے ہوا کہ جو کاتب باہر سے آتے تھے بعض اوقات حضرت اقدس کو اپنے غیر ضروری مطالبات سے اور وقت پر کام پورا نہ کرنے کی تکلیف دیتے تھے۔ انہوں نے کسی استاد سے یہ فن نہیں سیکھا تھا۔ خود ہی مشق کی ......اور پھر خود ایک رسم الخط کے موجد ہوگئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

''حضرت پیر منظور محمد صاحب کو حضرت مسیح موعود کی خدمت کا بہت موقع ملا ہے اور اسی شوق میں انہوں نے خوش نویسی سیکھی۔ تاکہ حضور کی کتابوں کی کتابت حضور کے منشاء کے مطابق بہترین صورت میں ہو سکے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کی بہت سی کتابوں کے ایڈیشن اول پیر صاحب مرحوم ہی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں اور ان کی کتابت کی خوبی اور دیدہ زیبی ظاہر و عیاں ہے۔ (الفضل 21 جون 1950ء)

حضرت پیر صاحب نے اس فن میں خوبی اور دیدہ زیبی پیدا کرکے اپنا کمال حضرت اقدس کی کتب کے لکھنے کے لئے مخصوص کردیا۔ آپ نے حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل اس میں مہارت پیدا کرلی اور اس بناء پر حضور اقدس کی کتب کی عمدہ اشاعت کی تعریف اخباروں میں چھپنے لگی۔ چنانچہ اخبار عام نے ایک مرتبہ ایک تفصیلی آرٹیکل میں حضرت اقدس کی کتابوں کی کتابت اور چھپوائی کا ذکر کیا اور لکھا کہ

''آپ کی (حضرت اقدس) کتابوں کی چھپائی بہت عمدہ ہوتی ہے۔''

حضور اقدس نے اخبار عام میں یہ مضمون ملاحظہ فرمایا تو حضرت پیر صاحب کو بلا بھیجا اور اخبار عام کے اس مضمون کی ایک سطر پر انگلی رکھ کر فرمایا: ''دیکھو تمہارے خط کی تعریف لکھی ہوئی ہے۔''

ایک مرتبہ حضرت پیر صاحب ایک کتاب کی کاپی حضرت اقدس کو دکھانے کے لئے گئے۔ حضور اسے ملاحظہ فرمارہے تھے کہ اتنے میں حضرت میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور عرض کی کہ حضرت پولیس آئی ہے۔ لیکھرام کے مقدمہ میں تلاشی کے لئے!

حضرت اقدس پگڑی باندھ کر باہر تشریف لے جانے کے لئے چل پڑے۔ حضرت پیر صاحب بھی ساتھ گئے۔ انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس لیمارجنڈ بیت مبارک کی چھوٹی سیڑھیوں پر چڑھ کر دروازہ کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے حضرت اقدس سے کہا مجھے گورنمنٹ نے لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں تحقیقات کے لئے تلاشی کا حکم دیا ہے۔ حضور نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ ''میں تلاشی میں آپ کی مدد کروں گا۔''

اس پر وہ انگریز اور ایک مسلمان انسپکٹر پولیس دونوں اندر آگئے اس وقت چار آدمی تھے۔ دو افسر، حضور اقدس اور حضرت پیر منظور محمد صاحب۔ انسپکٹر آگے بڑھا اور تلاشی لینے لگا اس موقعہ کی تفصیل حضرت پیر صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت پیر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''حضور اقدس ہاتھ میں لکڑی لئے دالان کی لمبائی میں آرام و اطمینان سے ٹہل رہے تھے۔ سپرنٹنڈنٹ کا دھیان اشیاء کی طرف نہ تھا بلکہ کن اکھیوں سے حضور کی طرف دیکھتا تھا۔ حضور چونکہ اطمینان سے ٹہل رہے تھے اس نے سمجھ لیا کہ ان کو تلاشی کی فکر ہی نہیں، ہر جگہ کی تلاشی لی گئی، دن بھر تلاشی ہوتی رہی لیکن کوئی نہ ملا۔ حضور اس تمام عرصہ میں خاموش رہے اور بالکل کسی قسم کا دخل نہ دیا۔ تلاشی کے دوران حضور اقدس نے میرے کام کی طرف بھی دھیان رکھا۔ چنانچہ دوسرے دن شام کی نماز کے بعد جب حضور بیت مبارک کی اوپر کی شہ نشین پر بیٹھ گئے تو مجلس میں حضور نے میرے نسبت کچھ فرمایا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ''میاں منظور محمد کا ایمان بہت پختہ اور مضبوط ہے نیز فرمایا میاں منظور محمد بہت ذہین ہیں۔''

(خودنوشت حالات زندگی غیر مطبوعہ)

آپ کی اس عظیم خدمت کا ذکر کرتے ہوئے حضور اقدس اپنے اشتہار 4 اکتوبر 1899ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''بطور شکر احسان باری تعالیٰ کے اس بات کا ذکر کرنا واجبات سے ہے کہ میرے اہم کام تحریر تالیفات میں خدا تعالیٰ کے فضل نے مجھے ایک عمدہ اور قابل قدر مخلص دیا ہے۔ یعنی عزیزی میاں منظور محمد کاپی نویس جو نہایت خوشخط ہے جو نہ دنیا کے لئے بلکہ محض دین کی محبت سے کام کرتا ہے اور اپنے وطن سے ہجرت کرکے اسی جگہ قادیان میں اقامت اختیار کی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ میری مرضی کے موافق ایسا مخلص سرگرم مجھے میسر آیا ہے کہ میں ہر ایک وقت دن کو یا رات کو کاپی نویسی کی خدمت اس سے لیتا ہوں اور وہ پوری جانفشانی سے خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اس خدمت کو انجام دیتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس روحانی جنگ کے وقت میں میری طرف سے دشمنوں کو شکست دینے والے رسالوں کے ذریعہ سے تابڑ توڑ مخالفوں پر فیر ہو رہے ہیں۔ اور درحقیقت ایسے مؤید اسباب میسر کردینا یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ جس طرف دیکھا جائے تمام نیک اسباب میرے لئے میسر کئے گئے ہیں۔ اور تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا میں نہیں بلکہ فرشتے لکھتے جاتے ہیں۔ گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں۔''

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص 70)

حضرت پیر صاحب نے اس فن و ہنر کے ذریعہ جس محنت اور جانفشانی سے اپنے کمالات دکھائے ان کتابوں کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

انجام آتھم، تحفہ قیصریہ، تریاق القلوب، ستارہ قیصریہ، حجۃ اللہ، خطبہ الہامیہ، براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ابتدائی نصف نیز بہت سے اشتہارات کی کتابت کی سعادت بھی آپ کے حصہ میں آئی۔

بحیثیت استاد عظیم خدمت

حضرت پیر صاحب لدھیانہ سے ہجرت کرکے 1895ء میں قادیان تشریف لائے اور حضرت اقدس کے الدار کے ایک کمرہ میں قیام فرمایا اور حضرت اقدس کی وفات تک مختلف اوقات میں حضور کے ارشاد کے تحت مختلف کمروں میں رہائش اختیار کئے رکھی۔ ابتداء میں قادیان میں مدرسہ تعلیم الاسلام میں بطور سائنس ٹیچر کام شروع کیا۔ اس دوران ایک عظیم الشان سعادت آپ کے حصہ میں یہ آئی کہ حضرت اقدس کے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اسی اثناء میں بچوں کی دلچسپی بڑھانے اور پڑھائی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے بہت غور و فکر کے بعد آپ نے ایک قاعدہ یسرنا القرآن تیار کیا۔ اس کے ذریعہ بچوں کو قرآن شریف پڑھنے اور اساتذہ کو بچوں کو پڑھانے میں آسانی پیدا ہوگئی۔ اور یہ قاعدہ مذہبی دنیا میں شہرت پکڑ گیا۔ یہ صرف جماعت احمدیہ میں مقبول نہیں ہوا بلکہ غیر از جماعت بھی عام طور پر اس سے استفادہ کرنے لگے اور لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا اور اب تک ہو رہا ہے۔ ایک عالم اس سے مستفید ہوا اور ہو رہا ہے اور رہتی دنیا تک ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضرت اقدس کے بچوں میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب قرآن کریم ختم کیا تو حضور نے آمین کی تقریب منعقد فرمائی۔ اسی طرح جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے قرآن کریم ختم کیا تو حضور نے پھر آمین کی تقریب منعقد فرمائی۔ اس موقعہ کی مناسبت سے حضرت اقدس نے ایک نظم تحریر فرمائی اور حضور نے جہاں اپنے بچوں کے لئے قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی دعا فرمائی وہاں حضرت پیر صاحب، جنہوں نے انہیں قرآن کریم پڑھایا تھا اور اس غرض کے لئے ایک قاعدہ ایجاد کیا تھا، کا ذکر کرتے ہوئے ان کے لئے خاص دعا کی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

پڑھایا جس نے اس پر بھی کرم کر
جزا دے دین اور دنیا میں بہتر
رہ تعلیم اک تو نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نیز حضرت اقدس نے پیر صاحب کے قاعدہ سے متعلق ایک موقعہ پر فرمایا:۔

''قاعدہ یسرنا القرآن بچوں کے لئے بے شک مفید چیز ہے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تعلیم خیال میں نہیں آتا۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت پیر صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ہم جتنی حضرت مسیح موعود کی اولاد ہیں پیر صاحب ان کے استاد ہیں بلکہ ہم تینوں بھائیوں اور ہماری بہن مبارکہ بیگم کو قرآن کریم پڑھانے کے زمانہ میں ہی انہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ایجاد کیا تھا۔''

(الفضل 5 جولائی 1950ء)

(جاری ہے)

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔'' (روزنامہ الفضل 27 اگست 1969ء)

توحید کے بغیر انسان الجھنوں سے نجات نہیں پاسکتا

بت پرستی سے بچو اور کامل موحد بن جاؤ

حضرت مصلح موعود کا ایک لطیف ارشاد

حقیقت یہ ہے کہ توحید کو قبول کئے بغیر انسانی ذہن کبھی بھی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں پاسکتا چنانچہ واقعات بتاتے ہیں کہ جن لوگوں نے خداتعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا وہ ہمیشہ الجھنوں اور پریشانیوں کے چکر میں ہی پھنسے رہے اور کبھی بھی حقیقی امن اور سکون ان کو نصیب نہیں ہوا۔ انسان جب اس دنیا کے پردہ پر پہلی مرتبہ ظاہر ہوا تو اس وقت سورج اس اسے ایک سنہری تھال نظر آتا تھا۔ چاند اسے ایک چمکدار ٹکیہ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ اور ستاروں میں سے کوئی اسے دانوں کے برابر۔ کوئی بیروں کے برابر اور کوئی اخروٹوں اور سیبوں کے برابر نظر آتا تھا۔ اور زمین کی جھاڑیاں اور درخت اسے سورج' چاند اور ستاروں سے بھی بڑے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ سینکڑوں میل دور جہاں تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا جہاں وہ پہاڑوں پر چڑھ کر بھی نہیں پہنچ سکتا ایک چھوٹی سی ٹکیہ نمودار ہو کر ساری دنیا کو روشن کر دیتی ہے۔ اور رات کے وقت ایک چھوٹی سی سفید تھالی ظاہر ہو کر سارے عالم کو چاندنی سے بھر دیتی ہے۔ ہزاروں ہزار ٹمٹمانے والے ستارے جو میں پھیل جاتے ہیں اور چمک چمک کر اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں اور اس کی نظر کے لئے ایک دلفریب نظارہ پیدا کرتے ہیں۔ اور جب دن آتا ہے تو غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں اسے ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی تھیں اور یقیناً اسے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رکھتیں اگر خداتعالیٰ کا ہاتھ ابتداء میں ہی اسے پکڑ کر سیدھا راستہ نہ دکھا دیتا۔ ہم دیکھتے ہیں گھر میں کوئی معمولی سا کھٹکا بھی ہوتا ہے تو گھر والے اٹھ کر تجسس شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے چھپکلی ہوگی۔ کوئی کہتا ہے چوہا ہوگا۔ کوئی کہتا ہے چور ہو گا۔ گویا ایک معمولی سا کھٹکا چھپکلی اور چوہے سے لے کر چور تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح ؑ نے بھی انجیل میں پیشگوئی کی ہے کہ آنے والا مسیح چوروں کی طرف آئے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے حواریوں سے کہا کہ ”جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کونسے پہر آئے گا تو وہ جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا۔ اس لئے تم بھی تیار رہو۔ کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن آدم آجائے گا۔“ (متی باب 24 آیت 43و 44) اس پیشگوئی میں اس طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ اس کے آنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوگا جس کی وجہ سے لوگ اسے چور بنائیں گے لیکن ہوگا وہ خدا کا راستباز نبی۔ غرض ایک معمولی سا کھٹکا بھی جب انسان کو پریشان کر دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے نظارے اسے کس قدر حیران کر سکتے ہیں مگر جونہی کہ انسانیت سن شعور کو پہنچی اللہ تعالیٰ نے اس کے کان میں یہ آواز ڈال دی کہ میں تیرا اللہ ہوں اور جو کچھ تجھے نظر آتا ہے یہ سب میری مخلوق ہے۔ جس طرح کہ تو مخلوق ہے۔ اور تو ایک دن مر کر میرے سامنے آنے والا ہے۔ اور یہ سب چیزیں جو تجھے نظر آتی ہیں خواہ قریب ہوں یا بعید میں نے تیرے فائدہ اور تیری خدمت کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور سب تجھے نفع پہنچانے کے کاموں پر لگی ہوئی ہیں۔ اس آواز نے اسے کتنی پریشانیوں سے بچالیا۔ اگر پہلا انسان یعنی آدمی اپنے سن شعور کو پہنچنے کے بعد اس آواز کو نہ سنتا تو اس کے لئے کس قدر مصیبت ہوتی اور وہ کتنی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا۔ دن چڑھتا تو اس کے لئے ایک تکلیف کا آغاز ہو جاتا ہے کہ سورج کی کنہہ معلوم کرے۔ اور رات ہوتی تو ایک اور پریشانی کا دروازہ کھل جاتا کہ چاند کی حقیقت معلوم کرے۔ اور پھر یہ پتہ لگائے کہ ان چیزوں کا اس سے کیا تعلق ہے اور یہ اسے نفع یا نقصان پہنچا سکتی ہیں یا نہیں؟ اور اس سے خوش ہوسکتی ہیں یا نہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے اس آواز سے فائدہ نہیں اٹھایا وہ اب تک انہیں چکروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ تمام بت پرست قومیں انہی الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ کوئی کہتی ہے کہ چاند اور سورج پر ارواح چھا جاتی ہیں۔ اور وہ ناراض یا خوش ہوتی ہیں اگر کسی شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس کا نتیجہ خراب نکل آیا تو اس نے خیال کر لیا کہ چاند پر چھائی ہوئی ارواح کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ اور اگر کسی نے کوئی کام کیا اور اس کا اچھا نتیجہ نکل آیا تو اس نے یہ سمجھ لیا کہ سورج کی روح کے نزدیک یہ کام اچھا ہے۔ مگر آدم کیسا مطمئن تھا اور کس بشاشت قلب سے بیٹھا تھا۔ کیونکہ اسے خداتعالیٰ نے بتادیا تھا کہ یہ سب چیزیں خدا نے اس کے لئے مسخر کر دی ہیں۔ اور اس کی خدمت پر لگی ہوئی ہیں۔ اسی لئے اسے سورج اور چاند کی ناراضگی یا خوشنودی کے سامانوں کی تلاش میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ موحد اور خدارسیدہ آدم ان سب پریشانیوں سے محفوظ تھا۔ اور خداتعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اگر تجسس صرف اس حد تک ہو کہ سورج ایک مادی چیز ہے اس کی شعاعوں میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فائدے رکھے ہیں تو یہ ایک سائنس کی تحقیقات ہوگی۔ اس میں گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اگر وہ ان چیزوں کو ہی خدا کا مرتبہ دے دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان کا تعلق اس کی زندگی اور موت سے ہے اور یہ اس کے اور اس کے بیوی بچوں کے آرام و راحت پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں تو اسے دن رات ایک خلش رہے گی۔ کہ معلوم نہیں کہ یہ چیزیں مجھے کیا نقصان پہنچائیں۔ اور اگر نقصان پہنچا دیں تو معلوم نہیں میں اس کا کس طرح ازالہ کروں۔ غرض مشرک کی ساری زندگی ایک ذہنی پریشانی اور گھبراہٹ کی تصویر ہوتی ہے۔ اور وہ حیران ہوتا ہے کہ میں اپنے مصائب کا کیا علاج کروں! وہ کبھی ایک بت کے آگے جھکتا ہے اور کبھی دوسرے کے آگے۔ کبھی اس کی ناراضگی کا اسے خوف آتا ہے اور کبھی اس کی خفگی کا۔ کبھی ستاروں سے ڈرتا ہے اور کبھی سورج اور چاند سے لرزتا ہے اور کبھی پتھر کے بے جان بتوں سے اس کا خون خشک ہوتا ہے۔ غرض زندگی کے کسی مرحلے میں بھی اسے اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو فاجتنبوا الرجس من الاوثان۔ اگر تم ذہنی کشمکش اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو بت پرستی کے شرک سے بچو اور کامل موحد بن جاؤ پھر تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ اور تمہیں دکھائی دے گا کہ ساری دنیا تمہاری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 ص 39)

تبصرہ کتب

کمپیوٹر کے ایک اہم پروگرام کی کتاب

15 دنوں میں کورل ڈرا سیکھیں

نام مصنف: مظفر اعجاز صاحب

صفحات: 313

قیمت: 250

ملنے کا پتہ: 343 فیروز پور روڈ لاہور

گرافکس ڈیزائننگ اور پینٹنگ کا شعبہ کمپیوٹر کی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنی مختلف شکلیں اختیار کرتا جا رہا ہے۔ پہلے پہل اس شعبہ کا معمولی کام بھی بہت سا وقت چاہتا تھا لیکن اب وہی کام کمپیوٹر میں ایک کلک (Click) یا ایک بٹن دبانے سے مکمل ہو جاتا ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ کی کئی اقسام ہیں اور ان سے متعلق کمپیوٹر کے پروگرامز کی تعداد بھی بہت ہے جن کی مدد سے آپ مشکل سے مشکل ڈیزائن تیار کر سکتے ہیں، تصاویر کو سیٹ کر سکتے ہیں حتیٰ کہ اخبارات کے مکمل صفحات بھی انہیں پروگرامز میں بنائے جاسکتے ہیں۔

گرافکس کے متعلق اگر کمپیوٹر پروگراموں کا جائزہ لیا جائے تو ان سب میں سرفہرست کورل ڈرا (Corel Draw) کا نام آتا ہے۔ یہ اتنا تفصیلی اور کسی حد تک مشکل پروگرام ہے کہ اس کو سمجھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے خاصا وقت درکار ہوتا ہے۔

برادرم مظفر اعجاز صاحب کمپیوٹر سکھانے کے حوالے سے اردو زبان میں مختلف کتب شائع کر رہے ہیں جو پاکستان کے طلباء و طالبات میں مقبول اور ہردلعزیز کا درجہ حاصل کر رہی ہیں۔ کورل ڈرا جیسے گرافکس کے پروفیشنل پروگرام کے بارے میں انہوں نے باتصویر کتاب شائع کی ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ مڈل کے طالبعلم سے لے کر بڑی عمر کے افراد اس کتاب کے ذریعہ 15 دنوں میں اس پروگرام کو سیکھ لیں گے۔ ان کی کتب کی ایک نمایاں خوبی اس کو Step by Step تحریر کرنا اور غیر ضروری الفاظ سے پرہیز ہے اور اس کتاب میں 600 تصاویر شامل کر کے اس کو مزید سہل بنا دیا گیا ہے۔ جس شخص کو کمپیوٹر کا زیادہ تجربہ نہ ہو وہ بھی کورل ڈرا کو انسٹال کرنے سے لے کر اس میں مہارت حاصل کرنے تک کے مراحل بخوبی سر کرسکتا ہے۔

کورل ڈرا ایک ایسا پروگرام ہے جس میں ایک لائن سے لے کر ہر قسم کی رنگین یا بلیک اینڈ وائٹ شکل یا تصویر بنائی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ وزٹنگ کارڈ، پوسٹرز، بینر، گریٹنگ کارڈ، بروشرز، لیٹر پیڈ، کتب کے ٹائیٹلز اور ہر قسم کی فارمیٹنگ کی جاسکتی ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے جن Steps کو درجہ بدرجہ سکھانے کی کوشش کی ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔ کورل ڈرا کی ونڈو کا تعارف، ٹول بکس کیا ہے۔ مختلف شکلیں بنانا، ان کے سائز کو تبدیل کرنا، مختلف ٹولز کا استعمال، ان پیج سے ٹیکسٹ کو کورل میں لانا، گروپ اور ان گروپ کرنا، تصاویر کو ایڈیٹ کرنا اور رنگ تبدیل کرنا، پیج سائز سیٹ کرنا، رنگوں کے تناسب کا خیال رکھنا اور کی بورڈ (Key Board) شارٹ کٹس وغیرہ۔

آٹو ٹیوٹر سیریز کی اس کتاب کا ٹائیٹل بھی کورل ڈرا ہی میں سیٹ کیا گیا ہے۔ کتاب کی پرنٹنگ دیدہ زیب اور صاف ستھری کی گئی ہے۔ پاکستان کے ہر بڑے شہر میں اس کتاب کے سٹاکسٹ موجود ہیں۔ اگر یہاں مطلوب کتب موجود نہ ہوں تو خط یا e.mail کے ذریعہ VPP منگوائی جاسکتی ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ان کی ویب سائٹ www.autotutor.com کو وزٹ کیا جاسکتا ہے۔ کمپیوٹر سے متعلق ہر اہم موضوع پر کتاب شائع کی گئی ہے جو کمپیوٹر کی دنیا میں ایک گرانقدر کام ہے۔ اللہ تعالیٰ مظفر اعجاز صاحب اور ان کی ٹیم کو مزید مفید کارنامے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایف۔ شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37802 میں مبرور احمد باجوہ ولد چوہدری منور احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ سول لائن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔البتہ ایک گھڑی مالیتی -/1000 روپے زیر استعمال ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبرور احمد باجوہ محلہ سول لائن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر 2 چوہدری منور احمد باجوہ ولد چوہدری محمد حسین باجوہ والد موصی

مسل نمبر 37803 میں رابعہ منور بنت چوہدری منور احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ سول لائن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ جوڑی طلائی ٹاپس مالیتی -/4200 روپے۔2۔گھڑی مالیتی -/300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رابعہ منور محلہ سول لائن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر 2 چوہدری منور احمد باجوہ ولد چوہدری محمد حسین باجوہ والد موصیہ

مسل نمبر 37804 میں ظہیر احمد منور ولد نصیر احمد شاہد قوم مغل چغتائی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 43 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ظہیر احمد منور کوارٹر نمبر 43 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد شاہد وصیت نمبر 23184 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد خان تنویر وصیت نمبر 26157

مسل نمبر 37805 میں جری اللہ راشد ولد عبدالسلام طاہر قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید کوارٹر نمبر 82 ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-7-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4100 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مربی سلسلہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد جری اللہ راشد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ورک ولد چوہدری سلطان احمد ورک مربی سلسلہ ضلع لیہ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد نیر ولد عبدالباقی (مربی سلسلہ) محلہ غلام آباد چوبارہ ضلع لیہ

مسل نمبر 37806 میں سکندرہ مبارکہ بنت مرزا محمد اسمٰعیل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/30 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سکندرہ مبارکہ گواہ شد نمبر 1 محمد افضل طاہر ولد محمد ابراہیم 16/2 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الحئی ولد مرزا محمد اسمٰعیل 5/30 دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر 37807 میں طاہرہ نسرین زوجہ عبدالسلام بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/9 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات قیمت -/4350 روپے۔2۔دوکان ترکہ والد واقع 219 رب نعمت آباد فیصل آباد مالیتی اندازاً -/45000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طاہرہ نسرین گواہ شد نمبر 1 نصیب احمد وصیت نمبر 27819 گواہ شد نمبر 2 سلیم الدین وصیت نمبر 27565

مسل نمبر 37808 میں نسیم مقصود زوجہ مقصود احمد بٹ قوم راجپوت بھٹی پیشہ گھریلو خاتون عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی نمبر 1 ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور وزنی 5 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ 2۔حق مہر -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نسیم مقصود گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد رحمت اللہ 34/A کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 37809 میں عطیہ کلثوم بنت عبدالحکیم قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عطیہ کلثوم گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد رحمت اللہ 34۔کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 37810 میں رابعہ حمید بنت ملک محمد حمید قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/8 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رابعہ حمید گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد رحمت اللہ 34/A صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 37811 میں نعیم احمد قیصر ولد محمد سلیم قوم ہرل پیشہ ٹھیکیداری تعمیرات عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان

برقبہ 7 مرلہ واقع 23/6 دارالعلوم غربی صادق ربوہ مالیتی -/1000000 روپے۔2۔موٹر سائیکل مالیتی -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ٹھیکیداری تعمیرات مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نعیم احمد قیصر گواہ شد نمبر 1 ملک محمد اعظم وصیت نمبر 30577 گواہ شد نمبر 2 ملک محمد یونس مجوکہ ولد ملک محمود مجوکہ 16/7 دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ

مسل نمبر 37812 میں وجیہہ احمد نعیم ولد نعیم احمد قیصر قوم ہرل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/6 دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وجیہہ احمد نعیم گواہ شد نمبر 1 ملک محمد اعظم وصیت نمبر 30577 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد قیصر ولد محمد سلیم 23/6 دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ

مسل نمبر 37813 میں کنیز اختر زوجہ مرزا سلیم احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/10000 روپے وصول شدہ۔2۔طلائی زیورات وزنی 69.510 گرام مالیتی -/45390 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ کنیز اختر گواہ شد نمبر 1 سید افتخار احمد شاہ ولد سید تصدق حسین شاہ 18/6 دارالعلوم غربی صادق ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یونس مجوکہ ولد ملک محمود مجوکہ 16/9 دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر 37814 میں شاہ سلیم بنت مرزا سلیم احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی صادق ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 27.710 گرام مالیتی -/18094 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شاہ سلیم گواہ شد نمبر 1 سید افتخار احمد شاہ ولد سید تصدق حسین شاہ 18/6 دارالعلوم غربی صادق ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یونس مجوکہ ولد ملک محمود مجوکہ 16/7 دارالعلوم غربی الف ربوہ

مسل نمبر 37815 میں مرزا نور احمد ساجد ولد نواب دین قوم مغل پیشہ فارغ عمر 63 سال بیعت 1958ء ساکن 3/17 دارالیمن وسطی سلام ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ 10 مرلے 3/17 دارالیمن وسطی سلام ربوہ قیمت -/450000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از بچگان مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مرزا نور احمد ساجد گواہ شد نمبر 1 عباس محمود ولد مرزا نور احمد ساجد 3/17 دارالیمن وسطی سلام ربوہ گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی انجم ولد نور محمد 23/9 دارالیمن وسطی سلام ربوہ

مسل نمبر 37816 میں حلیمہ بی بی زوجہ مرزا نور احمد ساجد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/17 دارالیمن وسطی سلام ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/30000 روپے۔2۔طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/27000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از بچگان مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ حلیمہ بی بی گواہ شد نمبر 1 مرزا نور احمد ساجد ولد نواب دین 3/17 دارالیمن وسطی سلام ربوہ گواہ شد نمبر 2 عباس محمود ولد مرزا نور احمد ساجد دارالیمن وسطی سلام ربوہ

مسل نمبر 37817 میں مبارکہ قدیر زوجہ قدیر احمد ناصر قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 13 تولے مالیتی -/110000 روپے۔2۔حق مہر -/6000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ مبارکہ قدیر گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد ناصر ولد عبدالرشید مرحوم کاشانہ رشید طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد طاہر ولد عبدالرشید مرحوم کاشانہ رشید طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 37818 میں سعدیہ حفیظ بنت حفیظ احمد طاہر قوم ہنجرا پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ سعدیہ حفیظ گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد ناصر ولد عبدالرشید مرحوم کاشانہ رشید طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد طاہر ولد عبدالرشید مرحوم کاشانہ رشید ساہیوال روڈ طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 37819 میں رینا مقصود بنت مقصود احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 10 گرام مالیتی -/7000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ رینا مقصود گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد انجم ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 بلال مقصود ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37820 میں ارسلان قمر ولد صادق مجید اللہ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ارسلان قمر گواہ شد نمبر 1 عمران طیب ولد صادق مجید اللہ 663-G-22 واہ کینٹ گواہ شد نمبر 2 سعادت احمد ولد صادق مجید اللہ 663-G-22 واہ کینٹ

خدمت خلق کا ایک آسان کام تحریک عطیہ چشم میں حصہ لینا ہے۔آج ہی عطیہ چشم کے وصیتی فارم پر کریں اور دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ایوان محمود ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2004

مکرم محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم اور طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔ انٹرمیڈیٹ

☆ پری میڈیکل گروپ ☆ پری انجینئرنگ گروپ

☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔ میٹرک

☆ سائنس گروپ ☆ جنرل سائنس گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو احمدی طلباء اور طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔ اگر وہ قواعد پر پورے اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔ اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے اپریل 2004ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔ واضح ہو کہ 2003ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔)

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف پہلے سالانہ امتحان پر ہوگا۔

☆ جزوی امتحان (By Parts) یا ڈویژن بہتر کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

☆ طلباء وطالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

☆ انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان 2004ء میں 800 یا اس سے زائد نمبر اور میٹرک کے سالانہ امتحان 2004ء میں جنرل گروپ 700/850 یا اس سے زائد نمبر اور سائنس گروپ 750/850 نمبر یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

درخواست دینے کا طریقہ کار:

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کی سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی لازمی ہوگی۔

☆ اسی طرح درخواست اور سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

قرآن کریم تو میری روح کی غذا تھی اور بحمد اللہ ہے۔ بچپن سے اور بالکل بے شعوری کے سن سے اس پاک بزرگ کتاب سے مجھے اس قدر انس ہے کہ میں اس کا کم وکیف بیان نہیں کر سکتا۔ غرض علم تو بڑھ گیا اور مجلس کے خوش کرنے اور وعظ کو سجانے کے لئے لطائف وظرائف بھی بہت حاصل ہو گئے۔ اور میں نے دیکھا کہ بہت سے بیمار میرے ہاتھوں سے چنگے بھی ہو گئے۔ مگر مجھ میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوتی تھی۔ آخر بڑے حیص بیص کے بعد مجھ پر کھولا گیا کہ زندہ نمونہ یا اس زندگی کے چشمہ پر پہنچنے کے سوا جو اندرونی آلائشوں کو دھو سکتا ہو یہ میل اترنے والی نہیں۔ ہادئ کامل خاتم الانبیاء صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے کس طرح صحابہ کو منازل سلوک 23 برس میں طے کرائیں۔ قرآن علم تھا اور آپ اس کا سچا عملی نمونہ تھے۔ قرآن کے احکام کی عظمت وجبروت کو مجرد الفاظ اور علمی رنگ نے فوق العادہ رنگ میں قلوب پر نہیں بٹھایا۔ بلکہ حضور پاک کے عملی نمونوں اور بے نظیر اخلاق اور دیگر تائیدات سماویہ کی رفاقت اور پیاپے ظہور نے ایسا لازوال سکہ آپ کے خدام کے دلوں پر جمایا۔ خدا تعالیٰ کو چونکہ (دین) بہت پیارا ہے اور اس کا ابدالدھر تک قائم رکھنا منظور ہے۔ اس لئے اس نے پسند نہیں کیا۔ کہ یہ مذہب بھی دیگر مذاہب عالم کی طرح قصوں اور فسانوں کے رنگ میں ہو کر تقویم پارینہ ہو جائے۔ اس پاک مذہب میں ہر زمانہ میں زندہ نمونے موجود رہے ہیں۔ جنہوں نے علمی اور عملی طور پر حامل قرآن علیہ صلوات الرحمٰن کا زمانہ لوگوں کو یاد دلایا......

بالآخر میں اپنی نیکی سے بھری ہوئی صحبتوں کو آپ کے باقاعدہ حسن ارادت کے ساتھ درس کتاب اللہ میں حاضر ہونے کو آپ کے اپنی نسبت کمال حسن ظن کو اور ان سب پر آپ کی نیک دل اور پاک تیاری کو آپ کو یاد دلاتا اور آپ کی ضمیر روشن اور فطرت مستقیمہ کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ آپ سوچیں۔ وقت بہت نازک ہے۔ **جس زندہ ایمان کو قرآن چاہتا ہے اور جیسی گناہ سوز آگ قرآن سینوں میں پیدا کرنی چاہتا ہے وہ کہاں ہے۔ میں خدائے رب عرش عظیم کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ وہی ایمان حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دینے اور اس کی پاک صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔** اب اس کار خیر میں توقف کرنے سے مجھے خوف ہے کہ دل میں کوئی خوفناک تبدیلی پیدا نہ ہو جائے۔ دنیا کا خوف چھوڑ دو اور خدا کے لئے سب کچھ کھو دو کہ یقیناً سب کچھ مل جائے گا۔

والسلام۔ 1/اکتوبر 1898ء عاجز عبدالکریم از قادیان

(روحانی خزائن جلد 13، ص 503)

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔ اکتوبر 2004ء

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	6:00
زوال آفتاب	11:58
وقت عصر	4:08
غروب آفتاب	5:55
وقت عشاء	7:16

GOVT.LIC NO.ID-541
اندرون ملک وبیرون ملک ہوائی سفر کی معلومات اور سستی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ۔ بالمقابل دفتر انصار اللہ
PH:211211-213716 FaX:215211
www.airborneservices.com

بچوں کیلئے کیور یٹو ادویات
BABY TONIC Rs.25 بے بی ٹانک
BABY POWDER Rs.20 بے بی پاؤڈر
شیر خوار بچوں کی کمزوری، چڑچڑاپن، دانت نکالنے کی تکالیف، دستوں، قے وغیرہ جملہ تکالیف سے آرام اور صحت مند وتوانا بنانے کیلئے مفید دوا ہے۔
BABY GROWTH COURSE بے بی گروتھ کورس
2 سے 10 سال تک بڑھتے ہوئے بچوں کو صحت مند توانا بنانے بھوک بڑھانے اور جسم کی مناسب نشوونما کرنے کیلئے مفید کورس ہے۔ 30 روزہ کورس قیمت -/60 روپے
DWARFISHNESS COURSE چھوٹا قد کورس
11 سے 19 سال تک عموماً بچوں کا قد گیارہ بارہ سال کی عمر میں نمایاں طور پر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بلوغت کا وقت ہوتا ہے اس وقت سے بچوں کے قد پر نظر رکھنی چاہئے۔ جو بچہ اپنے دیگر بہن بھائیوں یا کلاس میں چھوٹا نظر آئے تو اس کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔
چھوٹا قد کورس بفضل تعالیٰ رکے ہوئے قد کو بڑھاتا اور بچوں کی نشوونما کو بہتر بناتا ہے تفصیلات کیلئے لٹریچر دیکھیں۔ 100 روزہ کورس قیمت -/200 روپے
فون ہیڈ آفس: 213156 کلینک: 215496,214606 سٹور: 214576

C.P.L 29